رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ ٹیلیفون نمبر ۱۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الله اکبر

الفضل

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۱۵
ششماہی ۸
سہ ماہی ۴ ۱۲

THE DAILY
ALFAZL QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہندوستان ۱۸

جلد ۲۵ | مورخہ ۸ صفر ۱۳۵۶ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۰ اپریل ۱۹۳۷ء | نمبر ۹۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸ اپریل۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی بفضل خدا اچھی ہے۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ و خارجہ ہوشیارپور سے واپس تشریف لے آئے ہیں ::

آج بعد نماز عصر مولوی محمد اسماعیل صاحب دیال گڑھی مبلغ کا نکاح اقبال بیگم بنت قاضی محمد صادق صاحب لاہور کے ساتھ بعوض آٹھ سو روپیہ مہر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے ::

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو شخص خدا کو چھوڑ کر اسباب پر بھروسہ کرتا ہے وہ مشرک ہے

"اے سعادتمند لوگو! تم زور کے ساتھ اس تعلیم میں داخل ہو۔ جو تمہاری نجات کے لئے مجھے دی گئی ہے۔ تم خدا کو واحد لاشریک سمجھو۔ اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو۔ نہ آسمان میں سے۔ نہ زمین میں سے۔ خدا اسباب کے استعمال سے تمہیں منع نہیں کرتا لیکن جو شخص خدا کو چھوڑ کر اسباب پر ہی بھروسہ کرتا ہے۔ وہ مشرک ہے۔ قدیم سے خدا کہتا چلا آیا ہے۔ کہ پاک دل بننے کے سوا نجات نہیں۔ سو تم پاک دل بن جاؤ۔ اور نفسانی کینوں اور غصوں سے الگ ہو جاؤ۔ انسان کے نفس امارہ میں کئی قسم کی پلیدیاں ہوتی ہیں۔ مگر سب سے زیادہ تکبر کی پلیدی ہے۔ اگر تکبر نہ ہوتا۔ تو کوئی شخص کافر نہ رہتا سو تم دل کے مسکین بن جاؤ۔ عام طور پر بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ جبکہ تم انہیں بہشت دلانے کے لئے وعظ کرتے ہو۔ سو یہ وعظ تمہارا کب صحیح ہو سکتا ہے۔ اگر تم اس چند روزہ دنیا میں ان کی بدخواہی کرو۔ خدا تعالےٰ کے فرائض کو دلی خوف سے بجا لاؤ۔ کہ تم ان سے پوچھے جاؤ گے۔ نمازوں میں بہت دعا کرو۔ کہ تا خدا تمہیں اپنی طرف کھینچے۔ اور تمہارے دلوں کو صاف کرے۔ کیونکہ انسان کمزور ہے۔ ہر ایک بدی جو دور ہوتی ہے۔ وہ خدا تعالےٰ کی قوت سے دور ہوتی ہے۔ اور جب تک انسان خدا سے قوت نہ پاوے۔ کسی بدی کے دور کرنے پر قادر نہیں ہو سکتا۔" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۱)

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ولادت باسعادت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور ہدیہ تہنیت

قادیان ۱۸ اپریل۔ یہ خبر نہائت ہی مسرت اور خوشی کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب مولوی فاضل بی۔ اے ابن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہُ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاں اللہ تعالےٰ کے فضل سے کل ۱۷ اپریل بروز ہفتہ دو بجے دوپہر فرزند ارجمند تولد ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

"الفضل" تمام جماعت کی طرف سے اس مولود مسعود کی ولادت کی خوشی میں جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا پہلا پوتا ہے۔ حضور کی خدمت میں ہدیہ تہنیت پیش کرتا ہے نیز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام خاندان اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب آف مالیر کوٹلہ کے خاندان کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتا ہے:۔

احباب دُعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ مولود کو ان برکات اور انعامات سے حصۂ وافر عطا کرے۔ جن کا وعدہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذریت کے متعلق فرمایا ہوا ہے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے زچہ اور بچہ کی صحت اچھی ہے:۔

اس تقریب کی خوشی میں مقامی سکول اور دفاتر میں تعطیل کی گئی:۔

خدا تعالےٰ نعم البدل بنائے

"الفضل" کے ایک گزشتہ پرچہ میں یہ خبر شائع کی جا چکی ہے۔ کہ ڈاکٹر سید محمد یوسف شاہ صاحب ریلوے ہسپتال وزیر آباد کے ہاں ۲۹ مارچ کو لڑکا تولد ہوا۔ جس کا نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے محمد یحییٰ تجویز فرمایا یہ خبر اس لحاظ سے اور بھی زیادہ خوشکن ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب موصوف کے تمام بال بچے کوئٹہ کے زلزلہ میں جام شہادت پی گئے تھے۔ اور ڈاکٹر صاحب موصوف نے نہایت صبر اور شکر سے اتنا بڑا صدمہ برداشت کیا۔ اب خدا تعالےٰ نے ان کو بچہ عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ اسے نعم البدل بنائے:۔

شہنشاہ معظم جارج ششم و ملکہ معظمہ الزبتھ کی

تقریب تاجپوشی کا پروگرام

کنگ جارج جوبلی ٹرسٹ (لنڈن) نے ملک معظم شہنشاہ جارج ششم اور ملکہ معظمہ الزبتھ کے جشن تاج پوشی کے موقعہ پر جو ماہ مئی میں لنڈن میں بڑے تزک و احتشام سے منعقد ہونے والا ہے۔ اور جس میں شامل ہونے کے لئے دنیا کے طول و عرض سے مختلف حکومتوں کے نمائندے لنڈن میں جمع ہو رہے ہیں۔ تاج پوشی کا پروگرام بتیس صفحات کی ایک نہائت خوبصورت مزین اور ڈیلکس کتاب کی صورت میں شائع کیا ہے۔ جس میں ملک معظم ملکہ الزبتھ ان کے دو بچوں شہزادی الزبتھ اور مارگرٹ۔ ہر میجسٹی ملکہ میری کی تصویریں دی گئی ہیں۔ جلوس تاجپوشی کے متعلق بھی تفصیلی معلومات درج ہیں۔ تاج پوشی کی عجیب و غریب رسوم جو انگلستان کی تاریخ میں خاص اہمیت رکھتی ہیں۔ ان کا بھی ایک عمدہ مرقع پیش کیا گیا ہے۔ غرض اس خوبصورت کتاب کو شائع کرنے کی غرض یہ ہے کہ ملک معظم کی وہ رعایا جو ذاتی طور پر ان کی تقریب تاج پوشی میں شریک نہیں ہو سکتی۔ وہ اس پروگرام کو پیش نظر رکھ کر چشم تصور سے اس تقریب کا اندازہ لگا سکے۔ ابتدائی صفحات میں ملک معظم کے متعلق انگلستان کے درباری شاعر (Poet Laureate) جان میز فیلڈ کی ایک نظم ڈیوک آف گلاسٹر کی طرف سے ایک تمہید اور جان ڈرنک واٹر کا ایک مضمون درج ہے:۔

اس پروگرام کا ہندوستانی اور سیلونی ایڈیشن ۲۳ اپریل سے ہندوستان اور سیلون میں ایک روپیہ چار آنہ میں فروخت ہو گا۔ اس جشن مسرت سے لطف اندوز ہونے اور اس کے متعلق آنے والی خبروں کو پوری طرح سمجھنے کے لئے یہ پروگرام بہت مفید ثابت ہو سکتا ہے:۔

احباب قادیان کی خدمت میں گزارش

اگر آپ اپنی لڑکیوں کو مغربی تعلیم کے اثرات بد سے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں مڈل کا امتحان پاس کرانے کے بعد نصرت گرلز سکول کی شاخ دینیات میں داخل کرا دیں۔ جہاں تین سال کے عرصہ میں طالبات کو قرآن مجید کی ضروری تفسیر۔ حدیث۔ سیرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حقیقۃ الوحی۔ دعوت الامیر۔ احمدیت یا حقیقی اسلام اور متعدد دیگر کتب سلسلہ عالیہ احمدیہ پڑھائی جاتی ہیں۔ ان کے علاوہ ہوم نرسنگ اور امور خانہ داری کی بھی تعلیم دی جاتی ہے۔ زبان انگریزی میں گفتگو جو تبلیغ کے لئے ضروری ہے بھی سکھانے کی کوشش کی جاتی ہے:۔

یہ نصاب طالبات کو مغربیت کے اثر سے بچانے اور سلسلہ عالیہ کی تعلیم سے واقف کر کے ان کی صحیح تربیت کے لئے مقرر کیا گیا ہے:۔

ہیڈ ماسٹر نصرت گرلز سکول قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

100

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۸ر صفر ۱۳۵۶ھ

خاتم النبیینؐ کا صحیح مفہوم اور احرار

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا تعالےٰ نے جو عظیم الشان اور بے مثال لقب عطا فرمایا۔ وہ **خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ** ہے۔ اور ایک معمولی عقل وسمجھ کا انسان بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ اس طرح دُنیا پر آپؐ کی علوِ مرتبت اور کمال روحانیت کا اظہار فرمایا گیا ہے۔ لیکن اگر خاتَمَ النبیینؐ کے یہ معنے کئے جائیں۔ کہ نبوت جسے خدا تعالےٰ نے اپنے انعامات میں سے ایک بہت بڑا انعام قرار دیا ہے۔ اسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسدود کر دیا۔ اور انبیاء جو خدا تعالےٰ کی ہستی کے متعلق لوگوں کو حق الیقین کے درجہ پر پہونچانے والے۔ جو انسانی قلوب کے آئینوں کو آلائشوں سے صاف کر کے خدا تعالےٰ کا جلوہ دکھانے کے قابل بنانے والے۔ جو گم کردہ راہِ ہدایت لوگوں کو صراطِ مستقیم دکھانے والے۔ اور جو دُنیا میں نیکی اور تقوےٰ کا بیج بونے والے ہوتے ہیں۔ ان کا آنا روک دیا ہے۔ تو صاف ظاہر ہے۔ اس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے رُتبہ اور شان کی بلندی ظاہر نہیں ہوتی۔ بلکہ نعوذ باللہ مذمت کا پہلو نکلتا ہے۔

اگر آپؐ کی بعثت کے بعد قیامت تک دُنیا میں اصلاح کی احتیاج نہ پیدا ہوتی۔ اور وُہی بُرائیاں اور گمراہیاں نہ پھیل سکتیں۔ جن کے انسداد کے لئے وقتاً فوقتاً انبیاء آتے رہے ہیں تو بھی کہا جا سکتا تھا۔ کہ چونکہ کسی نبی کے آنے کی ضرورت ہی نہیں۔ اس لئے اب کوئی نہیں آسکتا۔ لیکن جب یہ حقیقت ہے۔ کہ ساری دُنیا تو الگ رہی۔ خود مُسلمان کہلانے والوں کی حالت اس حد کو پہونچ چکی ہے۔ اور اس کا انہیں خود اقرار ہے۔ کہ گزشتہ زمانوں میں جو بُرائیاں مختلف اقوام میں مختلف اوقات میں پائی جاتی تھیں۔ اور جن کی اصلاح کے لئے خدا تعالےٰ نے انبیاء علیہم السلام مبعوث کئے۔ وُہ ساری کی ساری ایک وقت میں مُسلمانوں میں جمع ہو چکی ہیں۔ اور بہت زیادہ شدت کے ساتھ پائی جاتی ہیں۔ تو پھر یہ کہنا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا یہ تقاضا ہے۔ کہ اب کوئی نبی نہ آئے نہایت ہی ناسمجھی۔ اور کم عقلی کی بات ہے۔

اس کے مقابلہ میں جماعت احمدیہ خاتَمَ النبیینؐ کے یہ معنی کرتی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اتنی بلند اور اتنی ارفع ہے۔ کہ حسب ضرورت آپؐ کے غلاموں میں سے آپؐ کے افاضۂ روحانیہ سے صالح۔ صدیق اور شہید ہی پیدا نہیں کئے جاتے۔ بلکہ جب دُنیا ایک نبی کی بعثت کی محتاج ہو تو وُہ بھی آپؐ کے فیض سے مبعوث کیا جا سکتا ہے۔ اور موجودہ زمانہ میں جبکہ ایک مصلحِ اعظم کی ضرورت کا کھلے الفاظ میں اعتراف کیا جا رہا ہے۔ مبعوث کیا گیا ہے۔

ہر شخص جو ضد اور ہٹ دھرمی سے علیحدہ ہو کر غور کرے۔ یقیناً اسی نتیجہ پر پہنچیگا۔ کہ خاتم النبیینؐ کا جو مفہوم جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے۔ وُہی درست اور صحیح ہے۔ اور وُہی دُرست ہو سکتا ہے۔ ورنہ اسلام اور دیگر مذاہب میں کوئی امتیاز باقی نہیں رہ جاتا۔ قصّے کہانیاں تو وُہ بھی بہت پیش کر سکتے ہیں۔ اور کرتے ہیں۔ اسلام اگر کوئی ایسا انسان نہیں پیش کر سکتا۔ جو روحانیت کے اعلےٰ مقام پر فائز ہونے کا دعوےٰ رکھتا ہو۔ تو اسے بھی زندہ مذہب نہیں کہا جا سکتا۔ یہ ایک بالکل واضح اور مبرہن مسئلہ ہے۔ لیکن افسوس کہ وُہ مسلمان جن کی عقلوں پر جہل اور تعصب کے پردے پڑے ہُوئے ہیں۔ انہوں نے نہ صرف صحیح راہ اختیار کرنے سے انکار کر دیا بلکہ پچھلے دنوں احرار نے تو جماعت احمدیہ کا بہت بڑا اور ناقابل معافی جرم یہ قرار دے رکھا تھا کہ احمدی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے منکر ہیں۔ اور اس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ کیونکہ وُہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ آپ کی غلامی اور آپؐ کے افاضۂ رُوحانیہ سے روحانیت کا اعلےٰ درجہ حاصل ہو سکتا ہے۔ اور اس درجہ پر فائز ہو کر بھی وُہ یہی پکارتا رہتا ہے۔

اُس نور پر فدا ہوں اُس کا ہی میں ہُوا ہوں
وُہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے۔

جماعت احمدیہ کو اس جرم کا (جو موجودہ زمانہ کی بہت بڑی صداقت ہے۔) مرتکب قرار دینے والوں میں وُہ لوگ بھی تھے۔ جن کا عقیدہ ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو حضرت موسےٰ علیہ السلام کی امت میں سے بنی اسرائیل کے لئے مبعوث کئے گئے تھے۔ امتہ محمدیہ کی اصلاح کے لئے آسمان سے اُتریں گے۔ اور مسلمانوں سے اپنی نبوت منوائیں گے۔ حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ایک ایسے نبی کا آنا جس کی نبوت آپؐ کے فیض کے نتیجہ میں نہ ہو۔ آپؐ کی صریح ہتک ہے۔ لیکن اس سے بھی بڑھ کر احرار میں ایسے لوگ بھی شامل تھے۔ بلکہ ان کا جنرل سکرٹری مسٹر مظہر علی اب بھی یہی عقیدہ رکھتا ہے۔ کہ:-

”رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد گیارہ نبی آچکے ہیں۔ اور ایک نبی اور بھی آنے والا ہے۔ یہ ایک درجن حضرات خصوصیاتِ نبوت میں بالکل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم پلہ ہیں۔ اسی طرح معصوم اور اسی طرح واجب الاطاعت۔ نام کا صرف فرق ہے۔ ان کو نبی کی بجائے امام کہتے ہیں“

لکھنؤ کا اخبار ”النجم“ (۹ر اپریل) مندرجہ بالا بیان پیش کرنے کے بعد لکھتا ہے:-

”یہ عقیدہ اب جا کر ظاہر ہُوا۔ ظاہر ہے۔ کہ یہ فرقہ قادیانیوں سے بھی بارہ ہاتھ آگے۔ جو حکم قادیانیوں کا ہے وُہی ان کا“

اگر یہ فرض کر لیا جائے۔ کہ شیعوں کے اس عقیدہ کا انکشاف سُنیوں پر اب ہُوا ہے۔ تو کیا احرار نے جس طرح جماعت احمدیہ کے خلاف چڑھائی کی (گو منہ کی کھائی) اسی طرح شیعوں کے خلاف بھی کریں گے۔ اور ان کے ڈاکٹر اقبال کے سے مددگار اس بارے میں انہیں امداد دیں گے۔ اگر نہیں تو کیوں؟

ان سطور سے ہمارا مطلب یہ نہیں۔ کہ ہم چاہتے ہیں۔ احرار شیعوں کے خلاف بھی اسی طرح شورش کریں جس طرح انہوں نے ہمارے خلاف کی۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ نے ان کے دانت اس طرح توڑ دیئے ہیں۔ کہ آئندہ انہیں کسی پر حملہ کی جُرأت ہو ہی نہیں سکتی۔ ہم تو صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں۔ کہ ختمِ نبوت کے عقیدہ کے متعلق عوام کو جماعت احمدیہ کے خلاف مشتعل کرنے کے لئے جو کچھ وُہ کہتے رہے ہیں۔ وُہ محض ان کی شرارت۔ اور فتنہ پردازی تھی۔ ورنہ کیا وجہ ہے۔ کہ انہوں نے اپنی مجلس کا جنرل سکرٹری ایک ایسے شخص کو بنا رکھا ہے۔ جو احرار کے ظاہر کردہ عقیدہ کے صریح خلاف عقیدہ رکھتا ہے۔ اور جو ایک نہیں۔ اکٹھے بارہ اماموں کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم پلّہ قرار دیتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام تلوار کے زور سے نہیں پھیلا

ڈاکٹر اردمن اسسٹنٹ ڈائرکٹر عجائب گھر برلن کی ایک تقریر اخبارات میں شائع ہوئی ہے جس میں صاحب موصوف نے یہ بتاتے ہوئے کہ اسلام کس طرح عرب سے شروع ہوا اور مشرقی اور مغربی ممالک میں سے راہ بناتا ہوا ایک طرف ہسپانیہ تک پہونچ گیا۔ اور دوسری طرف چین تک۔ فرمایا

"ان تمام شاندار فتوحات میں تلوار کے زور سے نہ کبھی اسلام کی ترغیب دی گئی۔ نہ اسے پھیلانے میں تیغ سے کام لیا گیا۔ مفتوح لوگوں کو اس بات کی اجازت تھی۔ اور وہ اس سلسلہ میں آزاد تھے۔ کہ جی چاہے تو وہ حلقہ اسلام میں آجائیں۔ یا اپنے پرانے اعتقادات پر قائم رہیں"

(احسان ۱۰ اپریل ۱۹۳۷ء)

وہ متعصب غیر مسلم جو اسلام کی غیر معمولی اور بے مثال ترقی کو جبر و تشدد کا رہین منت سمجھتے ہوں۔ انہیں ایک جرمن غیر مسلم محقق کی رائے کو قدر و منزلت کی نظر سے دیکھنا چاہیئے ؛

حکومتِ جنوبی افریقہ کا عقلمندانہ فیصلہ

کچھ عرصہ ہوا جنوبی افریقہ کی یونین پارلیمنٹ میں چند ایک مسودات قانون پیش کئے گئے تھے۔ جن کا مقصد یورپینوں اور ایشیائیوں کے درمیان بعض امتیازات قائم کرنا تھا۔ چونکہ ان مسودات کی بنیاد رنگ و نسل کی حدبندیوں پر رکھی گئی تھی۔ اور ان کے پاس ہو جانے کی صورت میں ضروری تھا۔ کہ ہندوستان اور افریقہ کے موجودہ تعلقات میں کشیدگی پیدا ہو جاتی۔ اس لئے ملک کے سنجیدہ طبقہ نے ان کے متعلق اظہار ناپسندیدگی کیا ہے۔ اور خود حکومت کے وزیر داخلہ مسٹر ہوفمیر نے جو انصاف پسند انسان معلوم ہوتے ہیں۔ ان مسودات قانون کی سخت مخالفت کی۔ اور یہاں تک کہہ دیا۔ کہ اگر پارلیمنٹ نے انہیں پاس کر دیا۔ تو وہ وزارت سے مستعفی ہو جائیں گے چنانچہ وہ مسودات قانون واپس لے لئے گئے ہیں ؛

"احسان" کی "بے دینی"

مسلمانوں سے ہمدردی کے متعلق مسولینی کے اعلان پر پچھلے دنوں ہز ہائی نس سر آغا خان نے جو اظہار خیالات کیا۔ اس پر اخبار "احسان" نے لکھا۔

"سر آغا خان کی طرح لوگ مذہب کی حمائت کے صرف یہ معنے سمجھتے ہیں کہ لوگوں کو نماز روزہ حج زکواۃ وغیرہ کے احترام و عدم احترام کی آزادی حاصل ہو۔ حالانکہ اسلام کے نزدیک خود محکومی بے دینی ہے" ؛

قطع نظر اس سے کہ محکومی کو بیدینی قرار دینے سے خدا تعالےٰ کے بعض اولوالعزم انبیاء پر بھی زد پڑتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا "احسان" کے مدیر سر دبیر صاحب معہ اپنے تمام عملہ کے اپنے آپ کو محکوم سمجھتے ہیں یا آزاد۔ اگر محکوم تو کیا اپنی بے دینی کا خود اقرار نہیں کر رہے ؛

اسی کے ساتھ اگر وہ یہ بھی بتا دیں تو بڑی مہربانی ہو۔ کہ پچھلے دنوں انہوں نے جو یہ لکھا تھا۔ کہ جماعت احمدیہ اپنے مسلمان ہونے کا فتوےٰ علماء کے ایک دیوان عالی سے حاصل کرے۔ اور پھر مسلمان کہلائے۔ کیا وہ علماء اسی محکوم ہندوستان کے ہونگے اگر اسی کے ہونگے تو انہیں کیا حق ہے۔ کہ خود بے دین ہوتے ہوئے کسی کے متعلق فتوےٰ دیں ؛

حقیقت یہ ہے۔ کہ اگر مسلمانوں کو نماز روزہ۔ حج۔ زکواۃ وغیرہ اسلامی احکام کے بجا لانے کی کامل آزادی ہو اور وہ صحیح معنوں میں ان احکام کو بجا لائیں تو ایک وقت آجائے۔ جب ان کی محکومی کی زنجیریں کٹ جائیں ؛

بمبئی میں احمدیت اور اخبار "اسلام"

بمبئی میں احمدیت کی تبلیغ کی طرف زیادہ توجہ دینے کے متعلق گزشتہ مجلس شاورت میں جو تجویز پاس ہوئی ہے۔ اس نے ابھی سے ظلمت سے پیار کرنے والوں کے حلقوں میں سراسیمگی پیدا کرنی شروع کر دی ہے۔ اور ایسے لوگوں کی تسلی کے لئے اخبار اسلام بمبئی نے یہ لکھنے کی ضرورت محسوس کی ہے کہ

"بمبئی میں قادیانیوں کی جدوجہد آج کچھ نئی نہیں ہے۔ وہ عرصہ دراز سے اس عظیم الشان شہر کو اپنی جدوجہد کا جولانگاہ بنا رہے ہیں۔ مگر دو واقعات بمبئی میں ایسے ہو چکے ہیں۔ جن کے بعد اس شہر میں قادیانیت کی کمر ٹوٹ گئی۔ اول تو نمازی فوج کی مداخلت سے قادیانی میت کا مسلمانوں کے قبرستان سے علیحدہ کر دیا جانا۔ دوسرے امیر جماعت احمدیہ بمبئی سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب کے صاحبزادہ کا مجوزہ نکاح ملتوی ہو جانا۔ ان واقعات کے بعد بمبئی میں قادیانیت کا فروغ تو درکنار معمولی ترقی بھی مشکل ہے۔ لیکن اگر کبھی قادیانیوں نے کچھ ہاتھ پاؤں پھیلائے تو نمازی فوج کے ارکان اس کے تدارک کے لئے موجود ہیں۔ جو قادیانیوں کی نقل و حرکت پر نظر رکھتے ہیں"

برعکس نہند نام زنگی کافور کے مصداق "اسلام" نے جن واقعات کی طرف اشارہ کیا ہے ان کی بناء پر کسی کا یہ سمجھنا کہ بمبئی میں احمدیت کی کمر ٹوٹ گئی ہے۔ نہایت ہی نادانی ہے۔ بھلا غور تو فرمائیے۔ اگر ایسے قبرستان کی بجائے جہاں پیشہ ور زانیوں اور بدکاروں کی لاشیں بغیر کسی روک ٹوک کے دفن کی جا سکتی ہیں۔ اور کی جاتی ہیں۔ احمدیوں کو علیحدہ قبرستان مل جائے۔ تو اس میں احمدیت کا کیا نقصان ہے۔ اور کیوں احمدیت کی کمر ٹوٹ گئی۔ یہ تو اس بات کا ثبوت ہے کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے بمبئی جیسے شہر میں بھی جماعت احمدیہ کو اتنی اہمیت حاصل ہو چکی ہے۔ کہ جب بعض فتنہ پردازوں کی طرف سے احمدی مردوں کی تحقیر کی شرارت شروع کی گئی۔ تو حکومت نے ضروری سمجھا۔ کہ احمدیوں کے لئے الگ قبرستان مقرر کر دے۔ اسے احمدیت کی کمر کے ٹوٹ جانے کے ادعا کے ثبوت میں پیش کرنا حد درجہ کی بے ہودگی نہیں تو اور کیا ہے۔

باقی رہا جناب سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب کے صاحبزادہ کا مجوزہ نکاح ملتوی ہو جانا اس کے متعلق بھی سن لیجئے۔ کہ کسی احمدی کو جماعت سے باہر رشتہ کرنے کی اجازت خاص حالات کے ماتحت ہی مل سکتی ہے ورنہ فیصلہ یہ ہے۔ کہ احمدیوں کو اپنی جماعت میں ہی شادیاں کرنی چاہئیں۔ حضرت سیٹھ صاحب نے جماعت سے باہر اپنے صاحبزادہ کا رشتہ اس لئے تلاش نہیں کیا تھا۔ کہ انہیں جماعت میں سے رشتہ مل نہیں سکتا بلکہ اس لئے کہ ان کے مدنظر اپنے سابقہ خاندانی تعلقات ہیں۔ اور وہ انہیں اور زیادہ استوار کرنا چاہتے ہیں۔ اگر یہ بات خدا تعالےٰ کی منشاء کے ماتحت ہوئی تو خدا تعالےٰ اس کے لئے سامان پیدا کر دے گا۔ ورنہ جو اس کو منظور ہو گا وہ ہو گا۔ اور وہی بابرکت ہو گا ؛

باقی رہا یہ کہ نمازی فوج کے ارکان جماعت احمدیہ کی تبلیغی جدوجہد کے تدارک کے لئے موجود ہیں۔ اسے ہم بڑے سے زیادہ وقعت نہیں دے سکتے۔ اگر نام نہاد نمازی فوج کے ارکان بمبئی سے فحش کاری قماربازی شراب نوشی اور دیگر بدکاریوں کا تدارک نہیں کر سکے۔ اور ان کی اپنی جو حالت ہے وہ بھی سب کو معلوم ہے۔ تو خیال فرمائیے جماعت احمدیہ جس کا مقصد اعلائے کلمۃ اللہ ہے حق و صداقت کی اشاعت ہے۔ اسلام کا نور لوگوں کے سامنے پیش کرنا ہے اس پر اس قسم کی گیدڑ بھبکیوں کا کیا اثر ہو سکتا ہے۔

"اسلام" نے آج جن کھنڈرات پر اپنی بنیاد رکھی ہے۔ اگر انہی کو دیکھ لے تو اسے معلوم ہو جائے کہ احمدیت کے خلاف کھڑے ہونیوالے "لال" اور "ہلال عقاب جدید" کا نام و نشان تھوڑے ہی عرصہ میں کس طرح دنیا سے مٹ گیا۔ بے شک جماعت احمدیہ

۱۵۱

حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کی
جواں مردی اور جاں نثاری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیّد الشہداء حضرت حمزہ رضؓ جن کی کنیت ابو عمارہ اور لقب اسد اللہ تھا تاریخ اسلام میں اپنی شجاعت اور قابلِ تحسین اولوالعزمی کے باعث خاص شہرت رکھتے ہیں۔ اسلام کے آغاز میں جبکہ بہت کم جاں نثار حلقۂ آغوشِ اسلام ہوئے تھے۔ اور کفار ناہنجار رسول عربی (فداہ امی وابی) کو ہر وقت تکالیف پہونچانے کے درپے رہتے تھے۔ اس وقت خدا تعالیٰ نے انہیں فرشتہ نصرت بنا کر بھیجا۔ اور انہوں نے اپنے جان و مال سے اس فرض کو ادا کیا۔

ابتدائی زندگی

آپ حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حقیقی چچا تھے۔ اور رضاعی بھائی بھی! (کیونکہ دونوں نے ابو لہب کی لونڈی کا دودھ پیا تھا۔) آپ کی متعدد بیویاں تھیں۔ جن سے بچے پیدا ہوئے۔ لیکن ابتدائی عمر میں ہی فوت ہوجانے کی وجہ سے آپ کا سلسلۂ نسل نہ چل سکا۔

ابتدائی عمر سے ہی آپ کو تیر اندازی اور شمشیر زنی میں بڑا شغف اور سیر و شکار کا بے حد شوق تھا۔ آپ نے جوانی کا بیشتر حصہ سیر و شکار میں آزادانہ بسر کیا۔ آپ کی جان بازی اور شجاعت کا لوہا مانا جاتا تھا۔ اور لوگ تعریف میں رطب اللسان تھے۔ اس فطرتی و طبعی شجاعت کے باعث اگرچہ آپ کے مزاج میں کسی قدر تلخی ضرور تھی۔ لیکن عزیز و اقارب کے ساتھ آپ کا سلوک مشفقانہ و فیاضانہ تھا۔ اور نیک کاموں میں حصہ لینا آپ کی زندگی کا جزو تھا۔

قبولِ اسلام

آپ کے اسلام لانے کا واقعہ اپنے اندر ایک عجیب کیفیت رکھتا ہے۔ ایک روز جبکہ آپ حسبِ معمول سیر و شکار سے واپس آرہے تھے۔ کہ کوہ صفا کے قریب آپ کی لونڈی نے آپ سے کہا:-

"کاش آپ تھوڑی دیر قبل اپنے بھتیجے کا حال دیکھتے!"

آپ نے متعجبانہ انداز میں حیرت زدہ ہوکر پوچھا .... وہ کیا؟

لونڈی نے کہا۔ وہ کعبہ میں اپنے مذہب کی تبلیغ کر رہے تھے۔ کہ ابوجہل نے ان کو سخت گالیاں دیں اور ہتک کی لیکن فرشتہ صفات محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے کچھ جواب نہ دیا۔ بلکہ وہاں سے چل دیئے۔

یہ سنتے ہی آپ کی فطرتی محبت اور نسبی نجابت و شجاعت موجزن ہوئی۔ آپ شکاری لباس میں ہی اپنی کمان ہاتھ میں لئے کعبہ میں گئے۔ جہاں مکہ کے اور ذی اثر رئیس بھی جمع تھے۔ اور جاتے ہی ابوجہل کے مونہہ پر اس زور سے کمان ماری کہ خون نکل آیا۔ اور کہا:-

"تو نے میرے بھتیجے کو بے عزت کیا ہے۔ میں بھی نئے دین کا پیرو ہوگیا ہوں۔ اگر تجھ میں ہمت اور جرأت ہے تو میرا مقابلہ کر"۔

یہ سن کر کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ کہ مقابلہ کی تاب لاسکے۔ اور معاندین نے آئندہ کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی علانیہ ہتک چھوڑ دی۔

یہ زمانہ تھا۔ جبکہ رسول عربی (فداہ امی وابی) صلے اللہ علیہ وسلم ارقم کے گھر چھپ کر اسلام کی تبلیغ فرمایا کرتے تھے۔ اور ابھی بہت ہی کم اشخاص مشرف باسلام ہوئے تھے۔ لیکن حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ابن حضرت عبدالمطلب کے اسلام لانے پر اسلامی جماعت کو بڑی تقویت ہوئی۔ اور ہزارہا جابر و ظالم مشرکین کی پُرنخوت و رعونت گردنیں جھک گئیں۔

دشمن سے مقابلہ

زمانۂ بعثت کے تیرھویں برس حضرت حمزہ رضؓ بھی تمام صحابہ کرام کے ساتھ مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ تشریف لے آئے۔ اور ۱ھ میں جب مدینہ سے تیس مجاہدین قریش کے قافلہ کو روکنے کے لئے ساحلی علاقہ کی طرف روانہ ہوئے۔ تو ان کے سالارِ لشکر آپ ہی مقرر ہوئے۔ اس وقت اُن تیس جان بازوں کے مقابلہ پر ابوجہل کے قافلہ کے تین سَو سوار تھے۔ اور قریب تھا۔ کہ برسرِ پیکار ہوتے۔ لیکن مجدی بن عمر الجہنی نے بیچ میں پڑ کر جنگ نہ ہونے دی۔ پھر اسی سال صفر کے مہینہ میں جب رسول عربی (فداہ امی وابی) نے قریشِ مکہ کی شورش کے بالمقابل قریباً ساٹھ صحابہ کو روانہ کیا۔ تو اس فوج کے سردار بھی آپ ہی مقرر کئے گئے۔ اگرچہ اس دفعہ بھی قریش کے قافلہ کے آگے بڑھ جانے کی وجہ سے جنگ نہ ہوئی۔

پھر ۲ھ میں غزوہ عشیرہ میں سرفروشانِ اسلام کے آپ ہی کمانڈر تھے۔ لیکن اس دفعہ بھی جنگ کی نوبت نہ پہونچی۔ اور بنو مدلج سے آپ کی وساطت کے ذریعہ عہد نامہ مرتب ہوگیا۔

جنگِ بدر

اسی ۲ھ میں مشہور و معروف غزوہ جو تاریخ اسلام میں "غزوۂ بدر" کے شاندار نام سے مذکور ہے ہوا۔ یہ بڑا زبردست مقابلہ تھا۔ مقابل پر کفار اتنے ساز و سامان میں تھے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو صحابہ کرام سے مشورہ لینا پڑا۔ جس پر سب نے یک زبان ہوکر کہا:- "یا رسول اللہ۔ گو دشمنوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اور سامانِ حرب بھی ان کے پاس بہت ہے۔ لیکن ہم سب کی جانیں آپ کے پیارے وجود پر ہر وقت فدا ہونے کے لئے تیار ہیں۔ آپ جو بھی حکم دیں گے۔ ہم بسر و چشم بجا لائیں گے۔ ہم موسےٰ کی قوم کی طرح آپ سے یہ نہیں کہیں گے۔ کہ جا تُو اور تیرا رب دشمنوں سے لڑتے پھرو ہم یہاں بیٹھے ہیں۔ بلکہ ہم اللہ کی راہ میں سر پہ کفن باندھے ہوئے شہادت حاصل کرنے کے لئے بیتاب ہیں۔

اس پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے۔ اور صف بندی کرکے ان کو دشمنوں کے مقابل کھڑا کیا۔ اسلامی لشکر کا علمبردار مصعب بن عمیر نامزد ہوا۔ ادھر ابوجہل اور عتبہ بن ربیعہ نے بھی اپنے لشکر کی صفیں درست کیں اور لشکر اسلام کی قلیل تعداد دیکھ کر خوش ہونے لگے۔ چنانچہ انہی مسرت بھرے خیالات میں مشرکین کے لشکر سے عتبہ شیبہ اور ولید نے آگے بڑھ کر مبارز طلبی کی تو لشکرِ اسلام میں سے چند انصاری نوجوان ان کے مقابلہ کے لئے نکلے۔ جن کو دیکھ کر عتبہ نے بلند آواز سے کہا:- محمد (صلے اللہ علیہ وسلم)! ہم غیر کفو والوں سے نہیں لڑ سکتے۔ ہماری برادری اور برابر کے لوگ ہمارے مقابل پر بھیجو۔

اس پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے جانبازوں کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ حمزہ۔ علی۔ عبیدہ نکلو اس دل رُبا آواز کے کانوں تک پہونچتے ہی اسلام کے جاں نثار بیتابانہ شیر کی طرح گرجتے ہوئے دشمنوں کے بالمقابل جا کھڑے ہوئے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ تو عتبہ کے مقابل ہوئے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ولید کے مقابل۔ اور حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ شیبہ کے دو بدو۔ لڑائی شروع ہوئی۔ عتبہ اگرچہ بڑا بہادر اور مشہور دلاور تھا مگر بالمقابل بھی شیرِ خدا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ چنانچہ تھوڑی دیر میں ہی حضرت حمزہ رضؓ کی تلوار عتبہ کو موزہ سر سے کاٹتی ہوئی کمر تک اُتر گئی۔ حضرت علی رضؓ نے چشم زدن میں ولید کا کام تمام کر دیا۔ مگر شیبہ نے چالاکی سے حضرت عبیدہ کو زخمی کر دیا۔ یہ دیکھ کر حضرت حمزہ فوراً شیبہ کے مقابل ہوئے۔ اور اس کا بھی آن واحد میں سر تن سے جدا کر دیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کفار اپنے تین بہادروں کو لحظہ بھر میں قتل ہوتے دیکھ کر سخت پریشان ہوئے۔ اور طعمہ بن عدی جوشِ انتقام میں آگے بڑھا۔ لیکن اس شیر خدا نے ایک ہی وار میں اس کا بھی کام تمام کر دیا۔ آخر مشرکین کو اپنی یہ رسوائی اور ذلت دیکھ کر سخت اشتعال آیا۔ اور سب نے یکبارگی ہلہ بول دیا۔ لیکن مجاہدین اسلام جن کی جانیں رسولِ خدا کے ہاتھ میں اس مبارک عہد پر فروخت ہو چکی تھیں کہ وہ فی سبیل اللہ درجہ شہادت حاصل کر کے جنت کے وارث ہونگے وہ بھلا کب غافل رہ سکتے تھے۔ وہ بھی ڈٹ گئے۔ اور گھمسان کی لڑائی ہوئی حضرت حمزہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ اپنی دستار پر مخصوص کلغی لگائے ہوئے جدھر نکل جاتے پہچانے جاتے۔ اس دن آپ نے ایسی تلوار چلائی۔ کہ دشمنوں کے پرے کے پرے صاف کر دیئے اور آپ کی اس جوانمردی کو دیکھکر مشرکین اپنے قیدی اور مالِ غنیمت چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ اور میدان مسلمانوں کے ہاتھ رہا:

جنگِ اُحد

پھر ۳ھ کو غزوۂ بدر کی شکست کے جوشِ انتقام میں پیچ و تاب کھاتے ہوئے جب مشرکینِ مکہ مدینہ کی جانب بڑھے۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے جاں نثاروں سمیت مدینہ سے نکل کر اس سیلاب کو اُحد کی پہاڑی پر روکا۔ صفیں درست ہوئیں اور لشکر کفار کی طرف سے سباع نامی آگے بڑھا۔ جس کے مقابل پر شیر خدا حضرت حمزہ رضؓ اپنی ہلاکت بار تلوار لئے کر نکلے اور للکار کر کہا۔ کہ او ناپاک سباع کیا تو خدا اور اس کے پیارے رسول سے لڑنے آیا ہے؟ یہ کہہ کر ایسا تول کر وار کیا۔ کہ اُسے وہیں ڈھیر کر دیا۔ سباع کا قتل ہونا تھا۔ کہ دست بدست لڑائی شروع ہو گئی۔ اور حضرت حمزہ رضؓ نے جس طرح جنگِ بدر میں جس مشرکین کو چن چن کر قتل کیا تھا۔ اسی طرح جنگِ اُحد میں بھی غنیم کے لشکر میں گھس کر ۳۰ مشرکین کو واصلِ جہنم کیا:

حضرت حمزہ رضی اللہ تعالےٰ کے خلاف ہندہ کی سازش

جنگِ بدر جیسے مہتم بالشان غزوہ میں چونکہ مشرکین کے بڑے بڑے دلاور حضرت حمزہ رضؓ کے ہاتھ سے موت کے گھاٹ اتر چکے تھے۔ اس لئے جنگِ اُحد میں کفار زیادہ تر آپ ہی کے خون کے پیاسے ہو کر آئے تھے۔ اور صفوان بن امیہ کی تجویز سے عورتوں کو بھی ہمراہ لائے تھے۔ تاکہ بدر کے مقتولوں کو یاد دلا کر اپنے مردوں کو جوش دلائیں۔ اور اگر کوئی جنگ سے بھاگنے کا قصد کرے۔ تو اسے شرمندہ کر کے واپس کریں۔ اس تجویز پر ابو سفیان کی بیوی ہندہ نے جو عتبہ بن ربیعہ کی بیٹی تھی بہ زور الفاظ میں اتفاق کیا۔ اس کو اپنے باپ کے خون کا بدلہ لینے کی بڑی خواہش تھی۔ جسے شیرِ خدا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے قتل کیا تھا۔ چنانچہ اس نے جبیر بن مطعم کے غلام "وحشی" نامی کو جو بڑا تنومند اور قد آور تھا۔ اس کے چچا طعمہ بن عدی کے انتقام کا جوش دلا کر یہ لالچ دیا۔ کہ اگر تو حمزہ رضؓ کو قتل کر دے تو میں تجھ کو اپنا تمام زیور دے کر مالامال کر دوں گی۔۔ اور اس کے علاوہ تجھے آزاد بھی کرا دوں گی۔ اس حبشی غلام نے ہندہ سے کہا۔ کہ حضرت حمزہ رضؓ کے بالمقابل ہونے کی تو مجھے تاب نہیں۔ جن کا عرب بھر میں کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ جنہوں نے عتبہ جیسے شہ زور نامی جنگجو اور کئی ایک اور بہادروں کو آنِ واحد میں موت کے گھاٹ اتار دیا۔ ہاں اگر مجھے چھپ کر کہیں موقعہ مل گیا۔ تو وار کر کے کام تمام کر دوں گا۔

ہندہ کو یہ بات پسند آئی۔ اور اس نے بھی اپنے وعدہ کو پورا کرنے کا اقرار کیا:

حضرت حمزہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا بہادرانہ مشورہ

حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ جو حضرت حمزہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے حقیقی بھائی تھے۔ ان دنوں مکہ میں ہی تھے۔ انہوں نے یہ دیکھ کر ایک قاصد کو تیز رفتار اونٹ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف روانہ کیا۔ تاکہ مشرکین کے حملہ سے آپ کو آگاہ کرے۔ جب قاصد مدینہ پہونچ کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا۔ تو آپ پیغام سن کر سعد بن ربیعہ کے گھر گئے۔ اور اس سے مشورہ طلب کیا۔ سعد نے کہا کسی شخص کو مکہ میں بھیجا جائے۔ تاکہ وہ کفار کے لشکر کی خبر لائے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو پسند کیا۔ اور حباب بن منذر کو دشمن کی خبر لانے کے لئے روانہ کیا۔

اس وقت کفار کا لشکر سر زمین عریض میں پہونچ چکا تھا۔ جو مدینہ سے کچھ فاصلہ پر ہے۔ اہلِ مدینہ نے اس جگہ زمین کاشت کی ہوئی تھی۔ مگر کفار نے ان کھیتوں میں اونٹ چھوڑ کر ان کو پائمال کر دیا۔ حباب یہ خبر لے کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پہونچا۔ اور سب ماجرا کہہ سنایا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اکابر صحابہ کو جمع کیا۔ اور تمام حال سے آگاہ کرتے ہوئے مشورہ طلب کیا جس پر اہلِ مدینہ میں سے عبد اللہ بن ابی نے مدینہ میں محصور ہو کر بیٹھ رہنے کا مشورہ دیا لیکن اس کے معاً بعد شیر خدا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ اٹھے اور فرمانے لگے یا رسول اللہ ہماری جانیں آپ پر فدا ہوں۔ مجھ کو اس تجویز سے قطعاً اتفاق نہیں۔ اگر ہم اس طرح مدینہ میں محصور ہو گئے۔ تو دشمن ہمارے خائف ہونے کا خیال کر کے نہ معلوم کب تک محاصرہ کئے رکھیں گے۔ اور نڈر ہو کر ہم کو اذیت دیتے رہیں گے۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ ہماری جمعیت کم ہے۔ اور دشمن کی تعداد کثیر ہونے کے علاوہ ان کے پاس سامانِ حرب بھی زیادہ ہے۔ لیکن یا رسول اللہ جنگِ بدر میں بھی تو وہ بہت زیادہ تھے۔ لیکن ہمارے صرف تین سو جانثاروں کی جماعت نے تائیدِ الٰہی سے ان پر شاندار فتح پائی۔ اب وہ بدر کا بدلہ لینے آئے ہیں۔ مسلمانوں کے کھیت انہوں نے اجاڑ دیئے ہیں۔ معلوم نہیں اور کیا کیا ظلم و ستم ڈھائیں۔ میری رائے یہ ہے کہ ہم باہر نکل کر مردانہ وار دشمن کا مقابلہ کریں۔ یا تو ہم دشمن کو مار مار بھگا دیںگے اور کامل فتح حاصل کریں گے۔ یا پھر شہادت کا لذیذ جام پی کر ابدی جنت کے وارث ہوں گے۔

حضرت حمزہ رضؓ کی شہادت

اس طرح خیثمہ نے بھی دلیرانہ کلمات کہے۔ جس سے صحابہ کے چہرے خوشی اور مسرت سے تمتما اٹھے۔ اور سب نے میدانِ جنگ میں جانے کی ٹھان لی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی آخر اس تجویز کو پسند فرمایا۔ اور مدینہ سے نکل کر اُحد کی پہاڑی پر ڈیرہ ڈال دیا جب طرفین کی فوجیں آراستہ ہو کر بالمقابل آئیں۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پچاس تجربہ کار تیر اندازوں کو اپنی فوج کے عقب پر متعین کر دیا۔ تاکہ اگر دشمن پیچھے سے حملہ کرے۔ تو اسے بھگا دیں۔ اور آپ نے انہیں خصوصیت سے فرمایا کہ خواہ کچھ ہو تم لوگ یہاں سے ہرگز نہ ہلنا۔ اتنے میں کفار کے لشکر سے طلحہ بن طلحہ نے میدان میں نکل کر مبارزطلبی کی۔ جس کے مقابل حضرت علی رضؓ نکلے۔ اور آنِ واحد میں اس کے دو ٹکڑے کر دیئے پھر ابو شیبہ بڑے فخر سے میدان میں چکر لگانے لگا۔ ادھر سے شیر خدا حضرت حمزہ اس کے مقابل ہوئے۔ اور چشم زدن میں اس کو واصلِ جہنم کیا۔ اسی طرح کفار کے سات زبردست علمبردار قتل ہو گئے اور لشکر نے یکبارگی حملہ کر دیا۔ حضرت حمزہ رضؓ اور حضرت علی رضؓ وغیرہ صحابہ نے وہ دادِ شجاعت دی۔ کہ جو چشمِ فلک نے پہلے نہ دیکھی تھی۔ آخر کفار تاب نہ لا کر پسپا ہوئے۔ اور لشکر اسلام ان کے مال و اسباب پر قبضہ کرنے میں مصروف ہو گیا۔ اور عقب پر جو لوگ متعین تھے۔ وہ بھی اپنی فتح دیکھ کر آ گئے۔ اس پر کفار نے پھر حملہ کر دیا اور مسلمانوں کی فتح شکست سے بدل گئی:

Digitized by Khilafat Library Rabwah
102

حضرت حمزہؓ پر اسی حبشی غلام نے کمین گاہ سے حملہ کر کے شہید کر دیا۔ اور آپ کا جگر نکال کر ہندہ کے پاس لے گیا۔ اس نے جگر دانتوں سے چبایا۔ پھر اس نے وحشی کے ہمراہ میدان جنگ میں جا کر آپ کی لاش کے بعض اعضاء کاٹ دیئے۔

فتح تو لشکر اسلام ہی کی تھی مگر عقب کے پہرہ داروں نے اپنی فتح سمجھ کر اور انجام سے بے خبر ہو کر جگہ چھوڑ دی۔ اور اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی نافرمانی کرتے ہوئے اس شاندار فتح کو شکست سے بدل دیا

تجہیز و تکفین

جنگ کے اختتام پر جب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم شہیدوں کی تجہیز و تکفین کے وقت اپنے چچا کی لاش پر تشریف لائے تو آپ پر بے حد رقت طاری ہوئی۔ اور فرمایا تم پر خدا کی رحمت ہو۔ تم اپنے عزیزوں اور دوستوں کا سب سے زیادہ خیال رکھتے تھے۔ اور تمام نیک کاموں میں سب سے بڑھ کر حصہ لیتے تھے۔

حضرت حمزہؓ چونکہ خوب جسیم اور قدآور جوان تھے۔ اس لئے اس زمانہ بے سرد سامانی میں ایک کفن کی چادر آپ کو کافی نہ ہوئی۔ سر چھپاتے۔ تو پاؤں ننگے ہو جاتے اگر پاؤں چھپاتے۔ تو سر برہنہ ہو جاتا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سر چھپا دو اور پاؤں پر گھاس اور پتے ڈال دو۔ الغرض اس جانثار اسلام کا جنازہ اس حسرتناک طریق سے تیار ہوا۔ اور یہ اولوالعزم وجود اس میدان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت حمزہؓ کی وفات کا سخت صدمہ پہنچا۔ جس کا اظہار آپ نے کئی مواقع پر فرمایا۔ "تاریخ اہل عرب" میں آپ کے متعلق لکھا ہے "اس نامی شجاع، جری، جانباز، فیاض اور صادق القول پہلوان نے جس کی صف شکن اور ہیبتناک تلوار سے تمام قریش لرزاں و ترساں تھے۔ بغیرت کھا کر اسلام کی حمایت کا بیڑا اٹھایا اور صدق دل سے اسلام کی حمایت کرتے ہوئے۔ اپنی جان بھی اسلام پر قربان کر دی"

ملک نذیر احمد ریاض

جاپان اور انگلستان

(خاص نامہ نگار کے قلم سے)

جاپان سے تعاون کی خواہش

کوبے ۱۳ اپریل (بذریعہ ہوائی ڈاک)

۱۹۳۵ء کے وسط میں جب میں جاپان پہنچا تو اس قوم کے خیالات کے سرسری مطالعہ سے مجھ پر یہ اثر ہوا کہ جاپان کی نگاہ میں انگلستان کے عروج اور اقتدار کا زمانہ ختم ہو رہا ہے۔ اور یہ کہ اس کی اپنی روزافزوں ترقی اور پھیلاؤ کے پیش نظر عنقریب وہ اس امر پر مجبور ہو جائے گا۔ کہ آخر چین سے کنارہ کش ہو جائے۔ میرے جاپان پہنچنے کے تھوڑے ہی عرصہ بعد سر فریڈرک لیتھ راس ماہر اقتصادیات سلطنت برطانیہ نے مشرق بعید کا دورہ کرتے ہوئے چین کی مالی حالت کا بغور مطالعہ کیا تاکہ اگر ہو سکے تو اس ملک کو تقویت دی جائے۔ اس سفر کے دوران میں صاحب موصوف نے تندہی سے یہ کوشش بھی کی کہ جاپان کو اس بات پر رضامند کر لیا جائے کہ وہ برطانیہ کے ساتھ تعاون کرتا ہوا چین کی حالت کو سنوارنے کی طرف متوجہ ہو مگر جتنا برطانیہ نے جاپان کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کی اتنا ہی فائدہ جاپان نے اپنے لئے اس امر میں دیکھا کہ وہ برطانیہ کی باتوں میں نہ آئے۔

جاپان کی عدم توجہی

سر فریڈرک کے ہاتھ سے ابتداء شدہ کاروائیوں کے نتائج ابھی ظاہر نہ ہونے پائے تھے کہ شمالی چین کے علاقوں میں ہوپی اور چہار میں ایک نیم خودمختار نظام کی بنیاد قرار پاگئی اور مشرقی ہوپی میں ایک بالکل آزاد چھوٹی سی ریاست معرض وجود میں آگئی اور ان واقعات کے ساتھ ساتھ چینی حکومت کی تمامتر کوشش کے باوجود "تجارت خاص" زور شور سے جاری رہی۔ یہ تمام واقعات اس نوعیت کے تھے کہ ان میں کوئی بھی ان طاقتوں کے درمیان جنگ کی نوبت پہنچا سکتا تھا۔ جو چین کے حالات میں دلچسپی رکھتی ہیں۔ مگر جب میدان خالی پڑا رہا اور کسی نے مبارزت کی جرأت نہ کی۔ تو جاپان کی امیدیں وسیع اور بلند ہو گئیں اور اس نے سمجھ لیا کہ ان امیدوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اسے جلد بازی کی ضرورت نہیں۔

غالباً یہی وجہ تھی کہ جاپان نے ان واقعات کی طرف چنداں توجہ نہ دی جو چین میں ایک دوسری جہت سے پیدا ہو رہے تھے۔ اور جو یہ تھے کہ اول تو چین کی مرکزی حکومت نے اپنے سکے اور مالیات کی اصلاح کی اور جاپانی حکومت اسی غلطی کا شکار رہی کہ سکے کی اصلاح اتنا بڑا کام ہے۔ کہ وہ چین کی بساط سے باہر ہے۔ پھر چین نے اپنی ریلوں اور کان کنی کے کاروبار کو ترقی دینے کے لئے بھاری مقداریں برطانیہ سے قرض لیا اور اس سے بھی زیادہ یہ کہ برطانیہ کے قائم کردہ کریڈٹ ایکسپورٹ سسٹم سے چین کو اور بھی مالی سہولتیں میسر آگئیں۔

سامان جنگ میں ایزادی کا اثر

یہ سب کچھ ہوا مگر جاپان کو ان واقعات کی وجہ سے کوئی ایسا فکر یا تردد پیدا نہ ہوا حتیٰ کہ برطانیہ نے اپنے اسلحہ میں بڑی بھاری ایزادی کے متعلق سرکاری اعلان کر دیا جس سے تمام دنیا دوست دشمن کے کان کھڑے ہو گئے۔ اس اعلان کے بارہ میں جاپان کی عام رائے یہ ہے۔ کہ یہ ایزادی گو یورپ کے حالات کے پیش نظر بھی کی گئی ہے۔ مگر درحقیقت اس کے محرک بحرالکاہل کے پانیوں میں خوابیدہ وہ خطرات ہیں۔ جو روزبروز نمایاں ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ لہذا وہ خلیج جو برطانیہ اور جاپان میں پہلے سے حائل ہو چکی ہے۔ وہ جاپان کے اس خیال کی وجہ سے اور بھی وسیع ہو جائے گی۔

جاپان کی موجودہ حکمت عملی میں اس بات کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ کے ساتھ تعلقات کو ایسا استوار کر لیا جائے۔ کہ اس بات کا امکان کم ہو جائے۔ کہ بحرالکاہل کی گتھیوں کو سلجھانے کے لئے امریکہ اور برطانیہ متحد ہو جائیں گے۔ مگر تاحال اس کام میں جاپان کو چنداں کامیابی نہیں ہوئی واشنگٹن سے آنے والی اطلاعات سے عیاں ہوتا ہے۔ کہ برطانوی تجارتی وتزئید اسلحہ کے پروگرام سے نہ صرف یہ کہ امریکہ برہم نہیں ہوا۔ بلکہ اس نے برطانوی اقدام کا خیر مقدم کیا ہے اور امریکن بحری حلقوں نے اس خیال کا اظہار کیا ہے۔ کہ برطانوی ہاتھ کی مضبوطی یورپ میں بھی اور مشرق بعید میں بھی امن وامان کے قیام میں ممد معاون ہوگی۔

برطانیہ کے متعلق جاپان کا خیال ہے۔ کہ اس کا اندازہ اور خواہش تھی کہ جاپان دیوار چین سے شمال کی طرف ہی رہے جنوب کی طرف نہ بڑھے۔ اور یہ کہ شمالی چین کے واقعات نے اب اس کو ہوشیار کر دیا ہے۔ نیز یہ کہ جرمن جاپان اتحاد نے بھی برطانیہ کے احساس خطرہ کو تیز کر دیا ہے۔

جاپان اور جرمنی

جرمنی اور جاپان کے اتحاد کے متعلق جاپان کی پبلک میں دو قسم کے لوگ ہیں عوام الناس جو کسی بھی مسئلہ کے متعلق ذاتی آزاد رائے قائم کرنے کی اہلیت نہیں رکھتے اور جو خیال بھی ملک کے برسراقتدار لوگ ان کے سامنے رکھدیں اس کو دلی جوش سے قبول کر لیتے ہیں۔ وہ تو اس معاہدہ پر مطمئن ہیں۔ اور اس پر خوشی مناتے ہیں۔ مگر اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقوں کے وہ لوگ جو مختلف مسائل کو از خود جانچنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ان کو اس بات پر پورا وثوق نہیں۔ کہ اس معاہدہ سے جاپان کو درحقیقت کوئی ٹھوس فائدہ پہنچا ہے۔ کیونکہ وہ دیکھتے ہیں۔ کہ اس کی وجہ سے جاپان کے مخالف عناصر تمام کے تمام ہوشیار اور بیدار ہو گئے ہیں۔ اور بھڑک اٹھے ہیں۔

ضلع گجرات کی انجمنوں کیلئے اطلاع

قریشی امیر احمد صاحب انسپکٹر بیت المال عنقریب ضلع گجرات میں دورہ کیلئے آرہے ہیں۔ عہدیداران جماعت انکے کام میں تعاون فرما کر ممنون فرمائیں۔ ناظر بیت المال قادیان

علی گڑھ یونیورسٹی اور احمدی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب وائس چانسلر علی گڑھ یونیورسٹی کا حسب ذیل مضمون اخبارات میں شائع ہوا ہے۔

مجھے یہ دیکھ کر افسوس ہوتا ہے کہ کچھ دنوں سے بعض اصحاب اور اخبارات میرے خلاف طرح طرح کی غلط فہمیاں پھیلا رہے ہیں اور میرے ساتھ مسلم یونیورسٹی کو بھی مورد الزام بنا رہے ہیں جو اس ادارہ کے لئے سخت خطرہ کا باعث ہے چنانچہ اسی خطرہ کے پیش نظر ان غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لئے اصل واقعات پبلک کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ الزامات کا اثر اگر محض میری ذات پر ہوتا تو میں ان پر مطلق توجہ نہ کرتا اس لئے کہ ان کی حقیقت مجھے بخوبی معلوم ہے۔

جتنی باتیں لوگ مشہور کر رہے ہیں اور اخبارات میں شائع کر رہے ہیں ان سب کا جواب دینا بے نتیجہ طوالت ہے اس لئے میں صرف ایک مسئلہ پر بحث کروں گا جس کے متعلق دانستہ یا نادانستہ انتہائی غلط بیانی سے کام لیا جا رہا ہے۔ یہ مسئلہ احمدیت یا قادیانیت سے متعلق ہے۔

اس سلسلہ میں سب سے پہلی بات قابل لحاظ یہ ہے کہ مسلم یونیورسٹی کے ضابطہ قوانین کی دفعہ ۱۹ کے بموجب یونیورسٹی میں دینیات کی تعلیم کا انتظام ہے اور اس کے لئے صرف دو فرقے تسلیم کئے گئے ہیں یعنی سنی اور شیعہ۔ چنانچہ ہر مسلمان طالب علم کو انہیں دو میں سے ایک کا نصاب لینا پڑتا ہے اور کوئی تیسرا نصاب نہ اس وقت موجود ہے اور نہ از روئے ضابطہ قوانین یونیورسٹی نیا قائم کیا جا سکتا ہے۔ صرف غیر مسلم طلبہ ان مضامین سے مستثنیٰ ہیں اور انہیں اس کے بجائے تاریخ اسلام کا مضمون لینا پڑتا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ضابطہ قوانین کی دفعہ ۳۰ کے بموجب مجھے بہ حیثیت وائس چانسلر کوئی جدید عہدہ قائم کرنے یا تقرر کرنے کا اختیار نہیں ہے ہر تقرر کے لئے پہلے شعبہ متعلقہ کی تحریک اور پھر اکاڈیمک کونسل واگزیکٹو کونسل کا فیصلہ اور سٹینڈنگ فنانس کمیٹی کی منظوری ہوتی ہے۔ وائس چانسلر کے احاطہ اختیارات سے یہ بالکل باہر ہے کہ وہ از خود کسی عہدہ پر کوئی تقرر کرے یا کوئی نیا عہدہ قائم کرے

تیسری بات یہ ہے کہ یونیورسٹی کے مفاد واغراض اور اس کی پالیسی اور دائرہ عمل سے یہ بات بالکل خارج ہے کہ وہ کسی فرقہ کے مسلمان یا غیر مسلمان ہونے کا فیصلہ کرے اور بانی کالج علیہ الرحمۃ کے وقت سے لے کر آج تک کبھی یہ ادارہ اس قضیہ میں نہیں پڑا جو اس سے بالکل غیر متعلق ہے افسوس ہے کہ گزشتہ چند دنوں سے بعض لوگ یونیورسٹی میں اس قضیہ کو پیدا کر کے اس کے مقاصد کو صدمہ پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور عجیب بات یہ ہے۔ کہ پرانی باتیں جو نواب محسن الملک مرحوم کے زمانہ سے اب تک ہوئی ہیں وہ اس پیرایہ میں پیش کی جاتی ہیں کہ گویا یہ سب میرے ہی زمانہ میں ہوئیں۔

ان تصریحات کے بعد اب میں ان الزامات کو لیتا ہوں جو مجھ پر عاید کئے جاتے ہیں اور وہ صحیح واقعات پیش کرتا ہوں۔ جن سے ان الزامات کا از سر تا پا بے بنیاد ہونا ثابت ہوتا ہے

سب سے بڑا الزام یہ ہے کہ اس یونیورسٹی میں قادیانیوں کو داخل کرنے کا باعث میں ہوا اور میری ہی کوشش سے قادیانی اراکین کورٹ کے ممبر منتخب ہوئے۔ واقعہ یہ ہے کہ اس وقت دو اراکین کورٹ قادیانی عقائد کے ہیں اور یہ دونوں میرے وائس چانسلر منتخب ہونے کے بہت پہلے سے ممبر چلے آتے ہیں اور آج سے پیشتر کبھی یہ اعتراض نہیں اٹھایا گیا۔ کہ قادیانی فرقہ کے لوگ مسلم یونیورسٹی کورٹ کے ممبر نہ ہوں۔ آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کو سب سے پہلے ہز ہائی نس نواب صاحب بھوپال نے اپنی چانسلری کے زمانہ میں نامزد فرمایا تھا۔ اور مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کو جماعت معطین نے سب سے پہلے ۱۹۳۳ء میں کورٹ کا ممبر منتخب کیا تھا۔ اسی وقت سے یہ دونوں حضرات کورٹ کے ممبر ہیں۔

دوسرا اعتراض طبیہ کالج کے تقررات کے بارے میں ہے۔ یہ کالج میرے وائس چانسلر منتخب ہونے سے بہت پہلے ۱۹۲۸ء میں قائم ہوا تھا اور اسی وقت ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب بٹ اس کے پرنسپل مقرر ہوئے تھے۔ اس کالج کے عملہ کے تقریباً تمام تقررات میرے زمانہ سے بیشتر ہی ہو چکے تھے۔ صرف ایک ڈاکٹر کی عارضی جگہ پر تقرر میرے زمانہ میں ہوا ہے تمام تقررات جیسا میں بیشتر بتا چکا ہوں یونیورسٹی کے ضوابط کے بموجب وہ جماعتیں کرتی ہیں جو اس کی مجاز بنائی گئی ہیں اور وائس چانسلر کا دخل اس میں بہت کم رکھا گیا ہے

تیسرا اعتراض یہ ہے کہ میں نے آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کو کانووکیشن ایڈریس دینے کے لئے مدعو کیا۔ کانووکیشن کے موقعہ پر اپنی تقریر میں میں نے واضح کر دیا تھا۔ کہ اس موقعہ پر ہمیں رائٹ آنریبل ہز ہائی نس سر آغا خان کی موجودگی کی توقع تھی۔ اور جب یہ معلوم ہوا کہ آپ اس سال ہندوستان تشریف نہ لاسکیں گے اور محرم کی وجہ سے کانووکیشن کی تاریخ رویت ہلال سے قبل مقرر کرنے کی ضرورت ہوئی تو پرو وائس چانسلر صاحب کے مشورہ سے چند اصحاب سے ایڈریس دینے کی استدعا کی گئی مگر اتنی قلیل مدت میں کوئی آمادہ نہ ہو سکا۔ آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب سے بھی اسی سلسلہ میں گفتگو ہوئی تھی۔ اور انہوں نے بھی قلت وقت کا عذر کیا۔

کانووکیشن ایڈریس دینے کے لئے یونیورسٹی کے ضوابط میں مذہب یا فرقہ کی کوئی قید نہیں ہے چنانچہ اس سے قبل آنریبل سر فرینک نائس سر میلکم ہیلی، مسٹر اڈگرڈن اور سر گرجا شنکر باجپائی جیسے معزز غیر مسلم حضرات باوقات مختلف مسلم یونیورسٹی میں کانووکیشن ایڈریس دے چکے ہیں چنانچہ اس سال بھی جو نام بمشورہ پرو وائس چانسلر صاحب تجویز ہوئے تھے۔ ان میں غیر مسلم بھی شامل تھے۔ مگر مجوزہ اصحاب میں سے کوئی صاحب تنگی وقت کی وجہ سے تیار نہ ہو سکے۔ آخر میں یہ بیان کرنے کی ضرورت ہے کہ مسلم یونیورسٹی میں اس سے پیشتر جب کبھی کوئی فرقہ وار قضیہ پیدا ہوا تو منتظمین نے ہمیشہ خوش اسلوبی کے ساتھ اسے فرو کر دیا اور کوئی ناگواری باقی نہ رہنے پائی۔ چنانچہ ڈاکٹر محمد ابراہیم نے جب ایک دعوت میں قادیانی تبلیغی لٹریچر تقسیم کیا تو مسٹر رحیس ہاشم نے جو اس وقت پرو وائس چانسلر تھے ان سے جواب طلب کیا اور ڈاکٹر صاحب موصوف نے تحریری اقرار کیا کہ وہ آئندہ کوئی ایسی بات نہیں کریں گے۔

دس منٹ میں ہسٹیریا کے دورہ کا علاج

"وائیومکسا"

یہ دوا ملکی جڑی بوٹیوں سے بنائی گئی ہے اور تیس سال سے خلق خدا اس سے فائدہ اٹھا رہی ہے ہزارہا مستورات نہایت کمزور صحت اور حمل کی حالت میں اس موذی مرض سے نجات حاصل کر چکی ہیں۔ ہسٹیریا کے مرض کو بھوت پریت یا جنوں کا کام نہیں سمجھنا چاہیئے۔ یہ دوسری بیماریوں کی طرح ہی ایک جسمانی بیماری ہے تمام تکالیف مثلاً بہت یاوہ گوئی۔ چیخنا۔ چلانا زمین پر پیٹنا۔ گھبرانا دوران سر جسم کا ٹھنڈا ہونا متواتر غشی اور جنون چوبیس گھنٹوں میں دور ہو جاتی ہیں بیہوشی غشی اور تشنج دس منٹ میں غائب ہو جاتا ہے۔ اور مریض آرام اور طاقت محسوس کرنے لگتا ہے

دس روز کی دوائی کی قیمت ۲ اور تیس دن کی دوائی ۵ محصولڈاک علاوہ

سی ایل۔ ناناوالا ہیلس روڈ برڈوڈ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ضرورت ہے

۱- ایک سرکاری ڈسپنسری میں ۱۵ روپے ماہوار پر ایک ڈریسر کی فوری ضرورت ہے۔ بعد ازاں کمپونڈری کا یقینی موقع ہے۔ تعلیم کم سے کم مڈل لیکن میٹرک پاس کو ترجیح دی جائیگی۔

۲- ایک پریس میں ایسے کاتب کی ضرورت ہے۔ جو اردو عربی سندھی کی نہایت اعلیٰ کتابت کر سکتا ہو۔ جو کاتب رضامند ہو اور اردو عربی کتابت کر سکتے ہوں۔ ان کو میں انشاء اللہ تعالیٰ صرف ایک ماہ کے اندر سندھی کتابت سکھا کر کام پر لگا دوں گا شروع چھ ماہ تنخواہ ۳۵ روپے ماہوار بعد ازاں ۴۰ روپے ماہوار ہوگی۔ اور کام بھی مل سکیگا۔ درخواست کے ساتھ نمونہ خط بھیجدیں۔

۳- ایک پریس میں ایسے شخص کی ضرورت ہے۔ جو کاپی پلیٹوں پر جما سکے۔ اور پلیٹوں کے مصالح وغیرہ سے خوب واقف ہو۔ کم سے کم تنخواہ جس پر وہ رضامند ہوں وہ لکھیں۔ درخواستیں بہت جلد پریذیڈنٹ یا سکرٹری جماعت کی معرفت بھیجدیں۔

خاکسار۔ عطاء اللہ احمدی میرپور خاص سندھ

امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھئے

کیونکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب۔ یوپی وصوبہ سرحد کے ہائیڈرو الیکٹرک ڈیپارٹمنٹ میں دن بدن بڑھتی جارہی ہے۔ اور بہترین درسگاہ

سکول فار الیکٹریشنز۔ لدھیانہ ہے

جو گورنمنٹ ریگگنائزڈ بھی ہے۔ اور ایڈڈ بھی ہر قابلیت اور ہر مذہب وملت کے طلباء کیلئے یہ سکول کھلا ہے۔ گورنمنٹ سے مالی امداد ملنے پر سکول کمیٹی نے فیس میں ایک تہائی کی رعایت کردی ہے۔ جو ماہوار لی جاتی ہے۔ پراسپکٹس مفت (مینیجر)

گریجوایٹ کی ضرورت

نصرت گرلز سکول کے ساتھ ملحقہ کالج کلاسوں کیلئے ایک استاد کی ضرورت ہے درخواست کنندگان کم از کم بی۔ اے ہوں۔ اور تاریخ اور اکنامکس ایف اے اور بی اے کو پڑھا سکتے ہوں۔ الاؤنس کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت یا بذریعہ ملاقات کیا جائیگا۔ درخواست کنندگان کو یہ یاد رکھنی چاہئیے کہ یہ اسامی عارضی ہے۔
ناظر تعلیم وتربیت

ساینس ٹیچر کی ضرورت

جنوب مشرقی ہند میں ایک سرکاری سکول کیلئے ایک سائینس ٹیچر کی ضرورت ہے۔ جو تجربہ کار اور B.S.C یا M.S.C ہو۔ خواہشمند احباب فوری طور پر اپنی درخواست ضروری اسناد کے ساتھ سرنامہ کی جگہ چھوڑ کر نظارت ہذا میں ارسال فرمائیں۔ پریذیڈنٹ یا امیر جماعت کی تصدیق درخواست کے ہمراہ علیحدہ کاغذ پر منسلک ہونی ضروری ہے۔ تنخواہ اس اسامی کی ۱۵۰ روپیہ اور گریڈ ۲۵۰ روپے تک ہوگا۔ ناظر امور عامہ۔ قادیان

هر خاص وعام کو اطلاع

پانچسو روپیہ کا نقد انعام

ڈاکٹر فرانس کا علاج کمزوری وغیرہ جو شخص اس طلاء کو بیکار ثابت کردے اس کو پانچسو روپیہ کا نقد انعام دیا جائیگا۔ یہ روغن ڈاکٹر فرانس نے بڑی جانفشانی اور جدید تجربہ سے تیار کیا ہے۔ جوش بجلی کے اپنا اثر رکھتا ہے۔ اس کا اثر ایک ہی روز میں معلوم ہو جاتا ہے۔ جو لوگ بچپن کی غلط کاریوں یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں۔ فوراً اس طلاء سے فائدہ حاصل کریں۔ اس طلاء سے ہزاروں مریض بفضل خدا شفایاب ہو چکے ہیں۔ یہ ۱۹۲۲ء سے ہندوستان میں فروخت ہو رہا ہے۔ احمدی بھائی بھی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اس کے استعمال میں کسی موسم کی خصوصیت نہیں۔ اور نہ ہی آبلہ پڑتا ہے۔ طلاء کے ہمراہ حب مقوی باہ بھی روانہ ہوتی ہیں۔ یہ مکمل علاج ہے۔ اس سے بہتر کوئی اور طلاء اس مرض کیواسطے مفید ثابت نہیں ہوا۔ قیمت ایک بکس ہے چار بکس عللہ ایس ایم عثمان اینڈ کو رڑکی۔ یوپی

حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے مجرب نسخہ جات آپ کے شاگرد کی دکان سے

نعمت الٰہی لڑکے پیدا ہونیکی دوائی یہ دوائی مرد کو کھلائی جاتی ہے۔ ایسا کون ہے جس کو نرینہ اولاد کی خواہش نہ ہو۔ اس بہترین ثمر کا ہر ایک انسان خواہشمند ہے۔ جس گھر میں نرینہ اولاد نہ ہو کیا امیر کیا غریب ہر وقت اولاد کی خواہش رکھتے ہوئے اداس غمگین وغیرہ مصائب میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور جن کو مولا کریم نے نرینہ اولاد دی ہے۔ وہ بھی اور کی خواہش رکھتے ہیں۔ لہذا جن دوستوں کو اولاد کی ضرورت ہو۔ وہ ارسطوئے زماں استاذی المکرم حضرت مولانا شاہی طبیب حکیم نورالدینؓ کی مجرب لڑکے پیدا ہونے کی دوائی استعمال کرکے بے ثمری کا داغ دور کریں۔ مکمل خوراک چھ روپے (۶ ر) علاوہ محصولڈاک۔ دواخانہ معین الصحت سے ملتی ہے۔

قبض کشا گولیاں قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے۔ کبھی کبھار کی قبض بھی ناک میں دم کردیتی ہے۔ اور دائمی قبض سے تو اللہ تعالیٰ محفوظ دامن میں رکھے آمین۔ دائمی قبض سے بواسیر ہو جاتی ہے۔ حافظہ کمزور نسیان غالب ضعف بصر۔ دھند لگ رہے آشوب چشم ہوتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ ہاتھ پاؤں پھولتے ہیں۔ کام کو جی نہیں چاہتا۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ معدہ جگر تلی کمزور ہوتے ہیں۔ اور کئی قسم کی بیماریاں آن موجود ہوتی ہیں۔ ہماری تیار کردہ قبض کشا گولیاں مذکورہ بالا بیماریوں کے لئے اکسیر سے بڑھکر ثابت ہو چکی ہیں۔ ان کے استعمال سے متلی گھبراہٹ قے وغیرہ نہیں ہوتی۔ رات کو کھا کر سو جائیں۔ صبح کو ایک اجابت کھل کر آتی۔ اور طبیعت صاف ہو جاتی ہے۔ ان کا استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت یک صد گولی ایک روپیہ چار آنہ

مقوی دانت منجن اگر آپ کے دانت کمزور ہیں۔ مسوڑوں سے خون یا پیپ آتی ہے منہ سے بدبو آتی ہے۔ دانت ہلتے ہیں۔ گوشت خورہ یا پائیوریا کی بیماری ہے۔ دانت میلے ہیں۔ ان کی وجہ سے معدہ خراب ہے۔ ہاضمہ بگڑ گیا ہے۔ دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے۔ تو ان امراض کیلئے ہمارا تیار کردہ مقوی دانت منجن استعمال کرنے سے بفضل خدا تمام شکایت دور ہو جاتی ہے۔ اور دانت مضبوط ہو کر موتی کیطرح چمکتے ہیں۔ قیمت دو اونس شیشی ۱۲ ار

تریاق گردہ درد گردہ ایسی موذی بلا ہے۔ کہ الاماں جسکو ہوتا ہے وہی اس کی تکلیف کو جانتا ہے۔ اس کا دورہ جب شروع ہوتا ہے۔ اس وقت انسان زندگی کا خاتمہ سمجھتا ہے۔ اس کیلئے ہمارا تیار کردہ تریاق گردہ ومثانہ بیحد اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ اس کی پہلی خوراک سے آرام شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا پتھری یا کنکری خواہ گردہ میں ہو۔ خواہ مثانہ میں خواہ جگر میں ہو۔ سب کو باریک پیسکر بذریعہ پیشاب خارج کرتا ہے جب وہ کنکر کھر کر باریک ہو جاتا ہے اور اپنی جگہ سے اکھڑ جاتا ہے۔ تو بذریعہ پیشاب خارج ہوتا ہوا بیمار کو آگاہ کر جاتا ہے۔ اس کے بعد بیمار کو درد کی شکایت نہیں ہوتی۔ قیمت ایک اونس ۱ ؎

حب نظامی (رجسٹرڈ) یہ گولیاں موتی مشک زعفران کشتہ یشب عقیق مرجان وغیرہ سے مرکب ہیں پٹھوں کو طاقت دینے میں بے مثل ہیں۔ حرارت غریزی کو بڑھانے میں بیحد اکسیر ہیں جس پر انسان کی صحت کا دارومدار ہے۔ طاقت مردمی کے بڑھانے میں لاجواب ہیں۔ کمزوری کی دشمن ہیں۔ طاقت وتوانائی کی دوست ہیں۔ دل ودماغ جگر سینہ گردہ مثانہ کو طاقت دیتی۔ اور امساک پیدا کرتی ہیں۔ قوت باہ کے مایوسوں کیلئے تحفہ خاص ہے قیمت ایکماہ کی خوراک ۶۰ گولی چھ روپے

المشتہر:- خاکسار حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول
نورالدین اعظم دواخانہ معین الصحت۔ قادیان

سلسلہ کی مخلص خواتین بھی غیر ممالک میں تبلیغی سیٹ بھجوا رہی ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الحمد للہ کتابی تبلیغ والی تجویز کو جماعت کے مردوں نے ہی نہیں بلکہ خواتین نے بھی پسند کیا اور سراہا ہے۔ اور جس طرح مردوں نے حسب توفیق اس تجویز سے فائدہ اٹھایا اسی طرح احمدی بہنوں نے بھی اس تجویز کے ذریعہ گھر بیٹھے ہی دنیا کے کناروں تک پیغام حق پہنچانے کا ثواب حاصل کر لیا۔ اس تجویز کو جس جس بہن نے پسند کیا اور تبلیغی سیٹ خرید خرید کر غیر ممالک میں بھجوائے۔ ان کے نام لکھنے کی یہاں گنجائش نہیں۔ مگر اس جگہ ہم اپنی معزز محترم اور مخلص بہن سیدہ فضیلت بانو صاحبہ پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ کی مثال نمونہ کے طور پر پیش کرنا ضروری سمجھتے ہیں تاکہ ان کی نیک مثال کی دوسری بہنیں بھی پیروی کریں اور ثواب حاصل کریں۔

محترم بہن نے نہ صرف خود بلکہ اپنے ہاں دوسری خواتین کو بھی اس تجویز پر عمل کرنے کی پر زور تحریک فرمائی۔ اور نہ صرف دسمبر ۱۹۳۶ء میں انگریزی کے دس سیٹ قیمتی پچاس روپیہ خرید کر صیغہ دعوت و تبلیغ کو دئے۔ بلکہ اب پھر مبلغ ۲۰ بھیج کر مزید تبلیغی سیٹ صیغہ ہذا کو دلوا دئے۔ تاکہ ان کی طرف سے جاپان۔ ہنگری اور لنڈن بھجوا دئے جائیں۔ امید ہے۔ کہ باقی بہنیں بھی جن کے اندر تبلیغ کا جوش۔ پیغام حق دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے کی تڑپ ہے۔ اس کار خیر میں حصہ لیں گی۔

انگریزی سیٹ کی قیمت ۵ روپے۔ اردو کی اڑھائی روپے اور فارسی کی ۱۲ ہے۔ جتنے جتنے سیٹ جہاں جہاں بھجوانے ہوں اطلاع دیں۔ کیونکہ اب سیٹ بھی تھوڑے رہ گئے ہیں۔ اور وقت بھی بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔

توقع ہے۔ کہ مردوں کی طرح عورتیں بھی گھر بیٹھے ہی اس تجویز پر عمل کر کے ثواب حاصل کریں گی۔

خاکسار

ملک فضل حسین مینیجر بک ڈپو قادیان

مخزن نعمت

پانچواں اڈیشن ابھی چھپا ہے

نئے نئے بہت سے مٹھائیاں بسکٹ

کتاب "مخزن نعمت" میں ہر قسم کے ماکولات مثلاً ہر قسم کے سالن ہر طرح کی سبزیاں شد بیگ قسم قسم کے پلاؤ زردہ متنجن بریانی دوپیازے۔ قسم قسم کے کباب بھرتے دالیں۔ مچھلی بڑے وغیرہ انواع و اقسام کے مقوی حلوے کئی قسم کی کھیریں۔ اور کھچڑیاں سویاں پڈنگ قسم قسم کے نان پراٹھے۔ دو پڑ پوری تکلمہ۔ باقر خانی۔ چینی طرح طرح کی ختہ اور لذیذ مٹھائیاں۔ مثلاً بالوشاہی۔ جلیبی شکرپارے۔ کھجور۔ گلاب جامن۔ قسم قسم کے لڈو گل گلے۔ پیڑے۔ برفی۔ قلاقند۔ ریوڑی۔ گزک۔ رس گلے۔ الائچی دانے۔ اکبریاں اور اندرسہ وغیرہ اور انواع و اقسام کے مفرح اور خوش ذائقہ شربت مثل بادام سیب۔ انار۔ خشخاش۔ شہتوت۔ لیموں۔ صندل۔ بنفشہ۔ عناب۔ سکنجبین تیار کرنے کی ترکیبیں درج کی ہیں۔ ہر قسم کے اچار۔ اور ہر طرح کے مربے تیار کرنا نیز بگڑے ہوئے کھانوں کو درست کر لینا مچھلی کا کانٹا گلانے کی ترکیب تازہ اور باسی دودھ کی پہچان گندے انڈوں کی شناخت مکھن گھی اور پنیر کے متعلق ہدایات کھانا کھانے اور کھلانے کے پسندیدہ طریقے اور آداب درج ہیں۔

قیمت صرف ایک روپیہ معہ محصولڈاک

ہندوستانی کتب خانہ ماڈل ٹاؤن لاہور

نہایت ارزاں قیمتوں میں دوائیں

موٹاپا دور بلا فاقہ کشی و پرہیز و بلا ضرر روزانہ ۶ اونس (پندرہ تولہ) وزن کم کرتا ہے۔ عورتوں کے بعد از ولادت بڑھے ہوئے پیٹ کو اصلی حالت پر لاتا ہے۔ قیمت مکمل ایک ماہ کے لئے پانچ روپے محصول ۹ر

حب نوازی عورتوں کی جملہ امراض رحم بیقاعدگی حیض ہمیشہ کا دردسر۔ درد کمر۔ رحم سے سفید رطوبت کا آنا۔ رحم کا ڈھیلا پڑ جانا۔ خون کی کمی ہسٹیریا وغیرہ کے لئے از حد مفید ثابت ہو چکا ہے قیمت ایک ماہ کے لئے ۶۶ گولی مردی ایک روپیہ محصول ۶ر

مفرح نوازی نہایت بیش قیمت ادویہ سے مرکب خوش ذائقہ خون صالح پیدا کرنے والا ہمیشہ بدن چست۔ طبیعت خوش حافظہ تیز کرنے والا مقوی دل و دماغ و دیگر اعضائے رئیسہ خوراک ۳ ماشہ ہر ۲ روز کی خوراک قیمت ایک روپیہ محصولڈاک ۵ر ملنے کا پتہ

احمدیہ مطب نوازی کھرڑ ضلع انبالہ حکیم سید محمد گلزار احمد چارٹ منگنے یافتہ

جھنگ مگھیانہ کے مشہور کھیسوں کا کارخانہ نہایت ہی اعلےٰ خوبصورت پائیدار مختلف رنگوں اور نمونہ کے کھیسوں کا سٹاک موجود ہے احباب کرام آرڈر دے کر احمدیہ کارخانہ سے فائدہ اٹھائیں۔ مال حسب منشا اور رعایتی قیمت پر ارسال خدمت ہوگا۔ نوٹ:۔ ریلوے سٹیشن اور ڈاکخانہ کا پورا پتہ تحریر فرمائیں۔ ملنے کا پتہ:۔ قاضی غلام حسن احمدی متصل مسجد احمدیہ خطیب مسجد احمدیہ مگھیانہ۔ جھنگ پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قطعات اراضی قابلِ فروخت

اس وقت محلہ دارالرحمت کے بلاک ۱ کے قطعات ۱۸ و ۲۰ و ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ و ۲۶ و ۲۹ و ۳۰ بشرح ۳۰ فی مرلہ قطعہ ۲۱ بشرح ۲۵ فی مرلہ قطعہ ۳۱ بشرح ۳۲ فی مرلہ - بلاک ۳ کے قطعات ۳۴ و ۳۶ بشرح ۲۵ فی مرلہ اور بلاک ۴ کے قطعات ۳۷ و ۳۸ بشرح ۲۰ روپیہ فی مرلہ - قابل فروخت باقی ہیں - جن کا نقشہ متعدد مرتبہ الفضل میں شائع ہوچکا ہے - ان کے علاوہ اس وقت محلہ دارالبرکات میں دس مرلہ کا ایک قطعہ قابل فروخت ہے - جس کے دو طرف راستے ہیں - اس قطعہ کا نمبر ۲۱۶ ہے جنوب ہے - شرح فی مرلہ ۲۰ کل قیمت ۲۰۰ روپیہ - یہ قطعہ بہت اچھے موقع کا ہے - مسجد محلہ ہے جو نمبر ۹۰ میں واقع ہے - دو سو گز سے بھی کم فاصلہ پر اور ریلوے سٹیشن قریباً ایک فرلانگ کے فاصلہ پر ہے - اور آبادی کے عین وسط میں ہے - ارد گرد کے تمام قطعات فروخت ہو چکے ہیں - اور بہت سے مکانات بھی بن چکے ہیں۔

نقشہ آبادی محلہ دارالفضل و دارالبرکات

پیمانہ ۳۰۰ فٹ ایک انچ

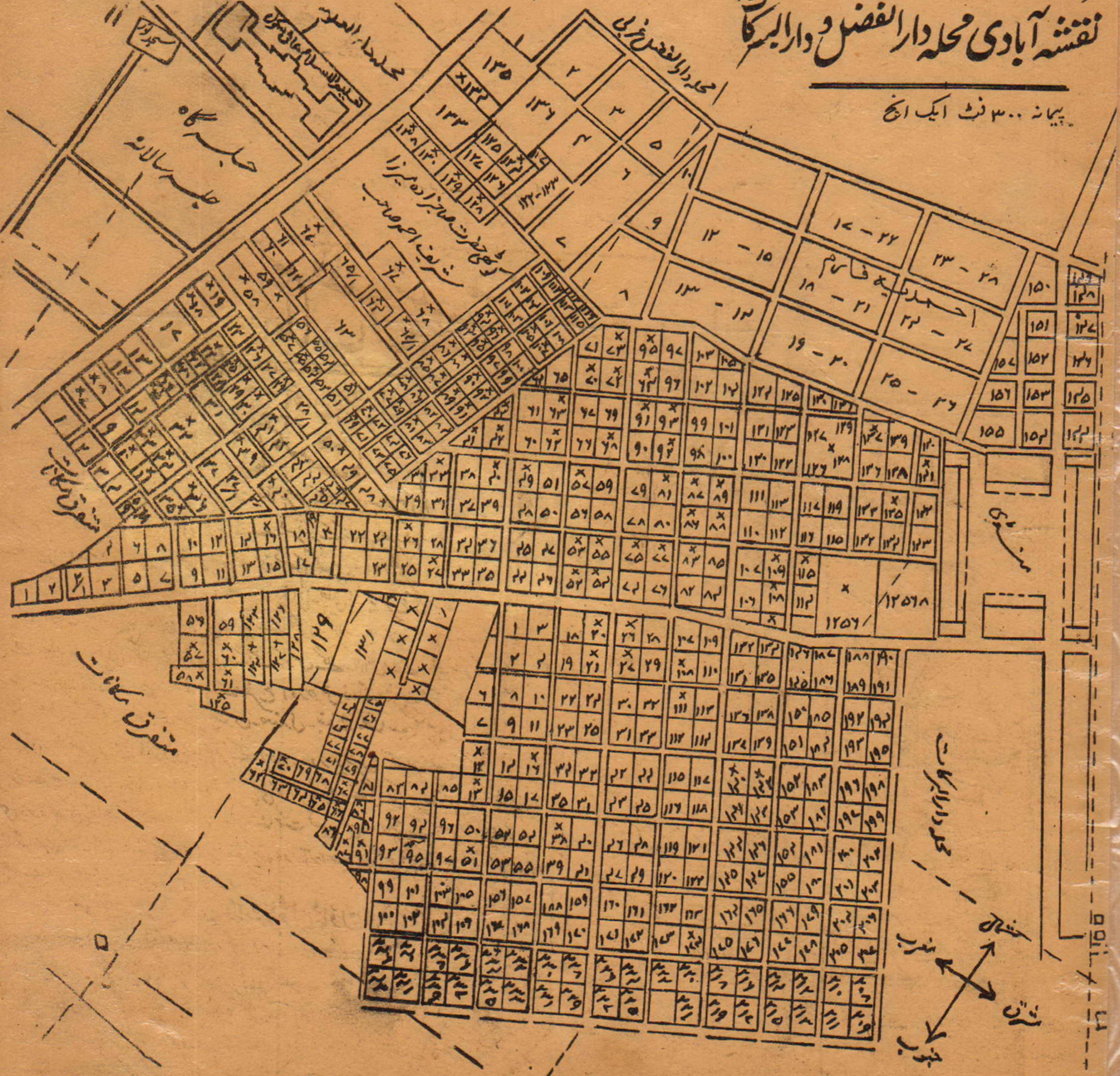

خاکسار: محمد احمد (مولوی فاضل) پسر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور ۱۷ اپریل معلوم ہوا ہے کہ پنجاب کی کابینہ کی طرف سے اسمبلی کے جون کے اجلاس میں جو بجٹ پیش کیا جائے گا۔ اس میں کسی نئے ٹیکس کی تجویز شامل نہیں ہوگی۔ نیا ٹیکس نہ لگانے کی صورت میں مفاد عامہ کے محکموں پر نیا خرچ بڑھانے کی بہت کم گنجائش ہے جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ وزارت پنجاب مالیہ اور آبیانہ میں سے تقریباً دس لاکھ روپیہ معاف کرنے کا اعلان کر چکی ہے۔

لاہور ۱۷ اپریل معلوم ہوا ہے کہ ہائی کورٹ میں مسجد شہید گنج کے متعلق مسٹر ڈسیل سشن جج لاہور کے فیصلہ کے خلاف جو اپیل دائر کیا گیا تھا۔ اس کی تاریخ سماعت کا جلد اعلان کر دیا جائے گا۔

جھانسی ۱۷ اپریل۔ ریاست دھار سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے کہ اس جگہ فرقہ وار فساد رونما ہو گیا جس کے نتیجہ میں متعدد اشخاص مجروح ہو گئے۔ ۷۹ اشخاص گرفتار کئے گئے ہیں۔ جن میں ہندو اور مسلم دونوں شامل ہیں فساد ہندوؤں کی شرارت کی وجہ سے پیدا ہوا۔

کلکتہ ۱۷ اپریل۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ایک قریبی گاؤں میں آگ لگ جانے سے سارا گاؤں جل گیا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ دیہاتیوں کا سارا غلہ اور کپڑے وغیرہ بھی جل گئے نقصان کا اندازہ ۵۰۰ ہزار روپے ہے۔ آتشزدگی کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔

نئی دہلی ۱۷ اپریل آج کوئینز روڈ پر رنگ محل دھرم شالہ میں آگ لگ گئی جس کے نتیجہ میں چار ملحقہ عمارتیں بھی جل گئیں۔ نقصان کا اندازہ ایک لاکھ روپیہ لگایا جاتا ہے۔

کلکتہ ۱۷ اپریل۔ آج بارک پور سب ڈویژن کے تین ادر کارخانوں کے مزدوروں نے ہڑتال کر دی۔ ہڑتالیوں نے پولیس پر اینٹیں پھینکیں جس کی وجہ سے پولیس کے کئی آدمی مجروح ہوئے۔ اس حادثہ کے بعد علاقہ متاثرہ میں پولیس کی طاقت بڑھا دی گئی ہے۔

لنڈن ۱۷ اپریل۔ مسٹر ونسٹن چرچل نے "ایوننگ سٹینڈرڈ" میں گاندھی جی کے مطالبہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اب انگلستان پہلا انگلستان نہیں رہا وہ اپنے وعدہ کا ہر لحاظ سے پاس کریگا لیکن ذرہ بھر اس سے آگے نہیں بڑھیگا اس نے جو کچھ کرنا تھا کر دیا ہے۔ اب یہ دوسروں پر منحصر ہے کہ وہ اسے قبول کرتے ہیں یا نہیں۔

الہ آباد ۱۷ اپریل معلوم ہوا ہے کانگرس پارلیمنٹری سب کمیٹی نے ان چھ صوبوں کے لیڈروں کے نام جہاں کانگرس کو اکثریت حاصل ہے۔ احکام جاری کئے ہیں۔ کہ کانگرس کسی مسئلہ پر دوبارہ غور نہیں کرے گی۔ اس لئے انہیں موجودہ صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے ابھی سے سرگرم عمل ہو جانا چاہئیے

نئی دہلی ۱۷ اپریل۔ گورنر جنرل نے اسمبلی کے پاس کردہ آریہ شادی بل ہندو عورتوں کے حق وراثت کے بل۔ انڈین ٹیرف امینڈمنٹ ایکٹ اور ادائیگی کے متعلق بل کی منظوری دیدی ہے۔

پھلور ۱۷ اپریل۔ چند دن ہوئے پھلور کے تحصیلدار مسٹر ہزاری سنگھ کے ایک شخص کو کمرہ عدالت میں کھانسنے پر پچاس روپے جرمانہ کرنے کی اطلاع شائع ہوئی تھی آج اسی تحصیلدار کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اس نے خودکشی کر لی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ کچھ عرصہ سے اس کی دماغی حالت درست نہیں رہی تھی۔ جس کے باعث وہ عدالت میں لوگوں اور وکلا کی ہتک کر دیا کرتا تھا

لدھیانہ ۱۷ اپریل۔ مالیر کوٹلہ کی بدامنی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ریاست کا انتظام پولیٹیکل ایجنٹ کے سکرٹری نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ تمام شہر کے گرد مسلم پولیس اور فوج کا پہرہ ہے

دہلی ۱۷ اپریل۔ ایک اطلاع موصول ہوتا ہے۔ کہ پانی پت کے صورت حالات پھر خراب ہو گئے۔ اور اکا دکا حملے شروع ہو گئے ہیں۔ چند ایک دکانوں کے لٹنے کی بھی اطلاع موصول ہوئی ہے

لنڈن ۱۷ اپریل بعض اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ڈیوک آف ونڈسر کو ڈیڑھ لاکھ روپیہ سالانہ الاؤنس کے علاوہ ۱۳ لاکھ ۲۵ ہزار روپیہ کی رقم دیدی گئی ہے۔ مسز سمپسن کی ذاتی جائداد چونکہ کچھ نہیں ہے۔ اس لئے ڈیوک آف ونڈسر نے اسے تیرہ لاکھ روپے کی رقم دے دی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈیوک آف ونڈسر کے ساتھ شادی کرنے کے بعد مسز سمپسن ڈچز آف ونڈسر بن جائے گی۔ ۲۷ اپریل کو مسز سمپسن کی طلاق کی میعاد ختم ہو جائے گی۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ۲۷ اپریل کے بعد ڈیوک آف ونڈسر اس سے شادی کر سکیں گے۔

ناگپور ۱۷ اپریل۔ صوبہ سی پی کے مختلف مقامات میں بارش اور ژالہ باری کے باعث فصلوں کے نقصان کا اندازہ لگانے کے بعد حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ زمینداروں کے مصائب کو ہلکا کرنے کی غرض سے مالیہ میں معتد بہ کمی کی جائے۔

لاہور ۱۷ اپریل۔ حکومت پنجاب نے اخراجات میں کفایت کے متعلق ایک اہم اقدام اختیار کیا ہے۔ جس کے مطابق آئندہ پراونشل اور دیگر ماتحت ملازمتوں کے لئے تنخواہوں کے کم معیار منظور کئے گئے ہیں۔ فی الحال اندازہ لگایا جاتا ہے۔ کہ ان ملازمتوں کے لئے ۱۵ سے ۲۵ فی صدی تنخواہ کی تخفیف عمل میں لائی جائے گی۔ تنخواہوں کی تخفیف ان کی نوعیت کے مطابق ہوگی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ تنخواہوں کے متعلق ان جدید ضوابط کے بروئے عمل آنے پر غالباً ایک کروڑ روپے کی بچت رہے گی۔

کلکتہ ۱۷ اپریل۔ ٹاؤن ہال کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر اے کے فضل الحق وزیر اعظم بنگال نے کہا۔ کہ ہم بنگال میں لازمی پرائمری تعلیم کو مفت جاری کرنا چاہتے ہیں اگر اس میں ہمیں ناکامی ہوئی تو ہم مستعفی ہو جائیں گے۔ نیز بیان کیا کہ وزارت بنگال سکولوں کی گرانٹ کے قواعد میں نرمی اختیار کرنے کا فیصلہ کر چکی ہے

بیت المقدس ۱۷ اپریل فلسطین میں یہودی خفیہ طور پر دو آبہ اسلحہ میں مصروف ہیں اور یہودی نو آبادیوں میں اسلحہ کے پوشیدہ ذخائر موجود ہیں

کیپ ٹاؤن ۱۷ اپریل جنوبی افریقہ کی حکومت نے فیصلہ کر لیا ہے کہ ایشیائیوں کے خلاف جو بل پیش کئے گئے تھے۔ انہیں واپس لے لیا جائے ایک بل کا مقصد یہ تھا کہ کوئی یورپین کسی ایشیائی کو ملازم نہ رکھے۔ دوسرے بل کی رو سے ایشیائیوں کو یورپین عورتوں سے شادی کرنے کی ممانعت مقصود تھی۔

لنڈن ۱۷ اپریل۔ اخبار ڈیلی ہیلڈ کا نامہ نگار مقیم ماسکو اطلاع دیتا ہے۔ کہ سٹالن شمالی ہندوستان کے واقعات کی طرف پوری توجہ کر رہا ہے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس نے ہندوستانی اشتراکیوں کے ایک نمائندہ کو طلب کیا تھا۔ جس نے ہندوستان کی اشتراکی پارٹی کے اقدامات کی تشریح کی۔ اس کے نتیجہ میں کمیونسٹ انٹرنیشنل کی ہندوستانی شاخ کو تقویت پہنچائی جا رہی ہے۔

امرتسر ۱۷ اپریل گیہوں حاضر ۳ روپے ۶ آنے گیہوں ہاڑی ۳ روپے ۵ آنے ½ ۵ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپے ۵ آنے ۶ پائی۔ کھانڈ دیسی ۶ روپے ۱۰ آنے سے ۸ روپے ۸ آنے نمک۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۵ آنے ۶ پائی چاندی دیسی ۵۴ روپے اور روئی ۱۸ روپے ۸ آنے ہے

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی